خِطابِ جمعہ

سلسلہ نمبر 2

بعنوان

نکاح میں سادگی کا خیال رکھنا اور فضول خرچی سے اپنے آپ کو بچانا شریعت کی پسند اور وقت کی اہم ضرورت ہے!

منجانب

آسان اور مسنون نکاح مہم

اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے

نکاح میں سادگی کا خیال رکھنا اور فضول خرچی سے اپنے آپ کو بچانا

شریعت کی پسند اور وقت کی اہم ضرورت!

الحمد للہ ربّ العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصّلوٰۃ و السّلام علیٰ سیّدنا محمّد و علیٰ اٰلہ و صحبہ اجمعین امّا بعد!

نبی اکرم ﷺ کے آنے سے قبل انسانی دنیا جس ظلم و جہل کا شکار تھی ،تاریخ کے آئینے میں ان ایام ظلمت و جہالت کو دیکھا جاسکتا ہے ،مگر جناب مصطفی ﷺ کے آنے کے بعد اور ان کے ذریعے نظام شریعت کے قائم ہوجانے کے بعد معاشرے سے برائیاں اور خرابیاں دور ہوئیں ،سرور دو عالم ﷺ نے انسانی سماج کے نظام کو بدلا ،اس لئے کہ انسانی سماج کا نظام شریعتِ الٰہی سے دور بھٹک چکا تھا ،انسانی طبیعت کو شریعت کے دائرے میں لانے کے لئے ایک نظامِ حق آیا ،ایک رسولِ برحق کے ساتھ آیا اور جن کی آمد کے بعد ان کی خاتمیت پر مہر لگادی گئی کہ اب ان کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا ،نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی شریعت آئے گی ،شریعت مصطفوی قیامت کی صبح تک انسانی معاشرہ میں نافذ العمل ہوگی اور ہوتی رہے گی۔سرور کائنات ﷺ نے ہمیں صرف نماز ،روزہ ،حج وزکوٰۃ ہی عطا نہیں فرمایا بلکہ پورا نظام دین عطا فرمایا ہے ،صرف نماز و روزہ حج وزکوٰۃ مکمل دین نہیں ہیں ،ہاں یہ فرائض دین میں ضرور داخل ہیں مگر اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں شریعت نے اخلاقی زندگی بھی عطا فرمائی ہے ،سیاسی زندگی بھی عطا فرمائی ہے ،سماجی زندگی بھی عطا فرمائی ہے ،عائلی زندگی بھی عطا فرمائی ہے ،اور قرآن کریم کی یہ مہربانی ہے کہ قرآن کریم نے زندگی کی ہر جہت پر قانون الٰہی کے پہرے بٹھائے ہیں ،جب تک ہم نے شریعت کو قبول نہیں کیا تھا تب تک تو ہماری طبیعت آوارہ گردی کا شکار تھی مگر شریعت کو قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کو خاص طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ ہم طبیعت کے تابع نہیں ہیں مسلمان ہونے کے بعد ہم شریعت کے تابع ہیں ،شریعت کو طبیعت میں نہیں تبدیل کیا جاسکتا طبیعت کو شریعت میں تبدیل کیے بغیر مسلمان ہونے کا حق ہی نہیں ادا ہوسکتا ،تو جس طرح نبی کریم ﷺ نے ہمیں عقیدۂ توحید کی مضبوط چٹان پر کھڑا کیا اسی طرح عمل صالح اور معاشرہ کی صالحیت کا بھی سہانا خواب دکھلایا تھا جس کو شرمندۂ تعبیر کیے بغیر ہم اپنے مسلمان ہونے کا حق ادا نہیں کرسکتے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں دنیا بھی حسین عطا فرمائی اور آخرت بھی ،اسی لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دنیا میں جو بھی کام کرتے ہوں اس کام میں سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اس کام میں نبی پاک ﷺ کا اسوۂ حسنہ کیا ہے؟''ما اٰتکم الرّسول فخذوہ و مانھٰکم عنہ فانتھوا'' جو اللہ کے رسول ہمیں دے رہے ہیں ہمیں اسے لینا چاہئے اور جس سے اللہ کے رسول ہمیں روک رہے ہیں ہمیں ایمانداری کے ساتھ رک کر صحیح معنوں میں غلام مصطفی ہونے کا ثبوت بھی فراہم کرنا چاہئے ،نکاح بھی اسلام میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے ،نکاح کا فریضہ ادا کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نکاح کس طرح سے کریں ،اللہ کے حبیب سے بہتر اسوہ دنیا میں نہ کسی کا ہے اور نہ ہوسکتا ہے ،ہم اگر حضور کے عاشق ہونے کا دعوی کرتے ہیں ،کلمہ پڑھنے کا دعوی کرتے ہیں ،نبی محترم ﷺ سے محبت اور اطاعت کا جذبہ رکھتے ہیں تو ہمیں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے حضور کے نقش قدم پر نگاہ ڈالنی چاہئے ،اللہ کے حبیب نے خود بھی نکاح کیا تھا ،اپنی بیٹیوں کا نکاح فرمایا تھا ،اپنے بچوں کی پرورش کی تھی ،حضور کی بیٹی سیدہ فاطمہ ؓ سے بہتر کسی کی بیٹی نہیں ہوسکتی ،حضور کے نواسے حسنین کریمین سے بہتر کسی کے نواسے نہیں ہوسکتے ،اللہ کے حبیب نے اپنے گھر میں تعلیم و تربیت کا جو ماحول برپا کرکے ساری کائنات کو تعلیم و تربیت کی دعوت بہم پہنچائی تھی اس پر مسلمانوں کی نگاہ کا جانا بے پناہ ضروری ہے ،حضرت علی ؓ سے سیدہ فاطمہ ؓ کی شادی اللہ کے حبیب ﷺ نے حسن و خوبی کے ساتھ کی تھی ،سادگی کے ساتھ کی تھی ،مسجد نبوی میں ان کا نکاح منعقد ہوا تھا اس لئے شور شرابہ کے ماحول میں ،نمائش اور دکھاوے کے ماحول میں شادی بیاہ نہ کرتے ہوئے ،ہمیں اس سنت کو جاری رکھنا چاہئے جس سنت کی بنیاد پر ہمارے مسلمان ہونے کی شناخت بنتی ہے ،مسجد میں نکاح کا ہونا مبارک عمل ہے

اسلئے آپ اپنے نبی کے راستے کو اپنایئے اور ان خرافات سے دور رہئے جو آپ کے ایمان کو کھا جانے والی خطرناک بیماریاں ہیں۔

دراصل معاملہ سوچ اور اندازِ فکر کا ہے، جب تک سوچنے کا انداز نہیں بدلے گا کچھ بھی نہیں بدلے گا۔ ہمیں اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمالینا چاہیئے، ہمارا آئیڈیل کون ہے؟ ہمارے لئے نمونہ اور مثال کون ہے؟ وہ کون ہے جس کی زندگی قیامت تک تمام زمانوں میں اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ''ایک مثالی زندگی'' ہے۔ پھر یہ کہ یہ مثالی نمونہ اتنا جامع ہے کہ اس نے زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رکھا، عبادت، سیاست، اخلاق، معاملات سے لیکر معاشرت تک زندگی کے تمام کام اس نے بتائے بھی کر کے دکھائے بھی۔ اس نے اپنی شادیاں ہی نہیں اپنے بچوں کی بھی شادیاں کیں، وہ کھلا ذہن رکھنے والا ہے، وہ زاہد خشک نہیں خوش اخلاق ہے، خوشی کے موقعہ پر خوشی کے تقاضوں کو خوب جانتا ہے، وہ ہیں امام الانبیاء خاتم الانبیاء سرور عالم حبیب خدا، ہمارے آپ کے رہبر و رہنما، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! افسوس کہ ہم نے اس نمونہ کو نظر انداز کر دیا۔

جب ہم اپنے معاشرہ کا جائزہ لیتے ہیں تو بہت سی برائیاں ہمارے معاشرے میں آ گئی ہیں جن کی طرف ہمارا خیال بھی نہیں جاتا، اصل میں یہ بھی اہم بات ہے کہ ہمارا خیال اس کی طرف نہیں جاتا تو ہم اس کی اصلاح کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم اصلاح اسی وقت کریں گے جب ہمارا خیال جائے کہ ہم میں کیا خرابی ہے؟ کیا برائی ہے؟ جن کو ہمیں دور کرنا ہے، احساس ہونا بڑی چیز ہے جب احساس ہوگا تب اصلاح کا کام شروع ہوگا، خاص طور پر ہمارے معاشرہ میں اس وقت جو زیادہ قابل توجہ بات ہے وہ نکاح اور شادی بیاہ کے سلسلے میں اسراف ہے، اپنی خواہش اپنے نفس اور اپنی پسند کے لحاظ سے آدمی کا خرچ کرنا اور بے تحاشہ خرچ کرنا اور اس کی وجہ سے زیر بار ہو جانا اور زیر بار ہو جانے کے بعد قرض لینا اور دوسرے غلط کام کرنا تا کہ وہ اپنی زیر باری سے بچ سکے، یہ سب کیوں ہوتا ہے؟ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ ہم اپنی ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں، اس لئے ہماری ضرورت جتنی ہیں ہم اسی پر اکتفا کریں اور بے ضرورت ہرگز خرچ نہ کریں اور یہ رسوم و رواج جو معاشرہ میں پھیل گئے ہیں یہ سب اس کی وجہ سے ہے، آدمی دیکھتا ہے کہ فلاں نے اس طرح سے شادی کی تو ہم کیوں اس سے پیچھے رہیں؟ ہم بھی اسی طرح خرچ کریں گے آپ دیکھئے کہ بڑی بڑی ہوٹلیں جو لی جاتی ہیں، مہنگے شادی ہال جو بک کرائے جاتے ہیں اس میں کتنا خرچ ہوتا ہے، اور یہ خرچ ان لوگوں کو کرنا ہوتا ہے جن کی آمدنی اتنی ہے نہیں پھر بھی یہ کرنا پڑتا ہے، یہ دکھانے کیلئے کہ ان کو لوگ کوتاہ نہ سمجھیں، کم حیثیت خیال نہ کریں، اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنے کا جذبہ اس میں کارفرما ہوتا ہے جو بہت نامناسب بات ہے اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے، شادیوں میں ہم لوگ اپنی بہت زیادہ دولت ضائع کرتے ہیں اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو نیکی بدی کی ہیں، شرم و حیا کی ہیں اور اچھے اور برے کی ہیں، ایسی بہت سی باتیں ہمارے معاشرے میں آ گئی ہیں اور ہمارا معاشرہ بعض حرکتوں کی وجہ سے غیر مسلم معاشرہ سے بھی گرتا جارہا ہے، بعض جگہ تو کچھ ایسی چیزیں آپ دیکھیں گے جو غیر مسلم معاشرہ میں بھی بری سمجھی جاتی ہیں اور وہ ہمارے یہاں پائی جارہی ہیں۔

آج دیکھئے ہماری شادیوں میں کیا ہو رہا ہے، فضول خرچی، دکھاوا، نمائش، بری رسمیں، ہلدی، مہندی، رت جگا، اور اس طرح کی نہ جانے کتنی خرافات ہم مسلمانوں کی شادیوں کا حصہ بن گئی ہے، دوسروں کی خرافات اور دوسروں کی رسمیں آج مذہب کے نام پر ہماری زندگی کا حصہ بن گئی ہیں، جو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں بہت ہی قابل مواخذہ چیزیں ہیں، شادی میں پچاس روپے سے لے کر پندرہ سو روپے تک کے کارڈ چھپتے ہیں، شادی بیاہ میں ناچ گانا ڈی جے مسلم معاشرہ میں عام ہو چکا ہے، نام تو ہمارا مسلمان ہے کام ہمارا مسلمان کا کیوں نہیں، سرور عالم ﷺ نے جو دین ہمیں دیا ہے اس میں صرف نماز روزہ اور حج سے ہمارا فریضۂ اسلام مکمل نہیں ہوتا اخلاق وعادات اور بری رسموں کو چھوڑنے ہی سے ہم اسلام کے دائرہ میں اپنی صحیح تصویر دیکھ سکتے ہیں، دیکھئے! ہلدی، مہندی، رتجگا، خرافات، ناچ، گانا، پہلے کھانا بعد میں کھانا، ناچنا گانا بجانا یہ ساری چیزیں ہمارے معاشرہ کا بدنصیبی سے حصہ بن چکی ہیں جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا، اب بتایئے کہ ہماری شادی بیاہ کے ماحول میں اسلام کہاں ہے؟ ہم اسلام کو تلاش کرتے ہیں تو بدقسمتی سے اسلام ہماری شادی بیاہ میں نظر نہیں آتا، مہندی لگی اسلام غائب، رتجگا ہوا اسلام غائب، مہندی کی رسمیں ہوئیں اسلام غائب، ڈی جے ہوا اسلام غائب، آتش بازی ہوئی اسلام غائب، ناچ گانا ہوا اسلام غائب، سو سو دو دو سو لوگوں کو بارات میں لے کر جانا اور لڑکی والوں کو مجبور کرنا وہاں بھی اسلام غائب، چلتے چلاتے بارات لے کر پہنچے تو کہیں بھی اسلام نہیں تھا، جب چند لوگ اکٹھا ہو گئے تو اب فکر ہوئی لڑکے والوں کو کہ صاحب کسی بھی طرح اسلام کو بلایئے اس لئے کہ بغیر اسلام کے تو یہ

نکاح ہو ہی نہیں سکتا، اب قاضی صاحب بلائے گئے گواہ بلائے گئے، شرعی اعتبار سے نکاح کی مجلس منعقد ہوئی اور نکاح ہو گیا، نکاح کے بعد تو اسلام کے کان میں پھر سے مسلمان کہہ دیتا ہے کہ صاحب اب آپ تشریف لے جایئے جہاں تک ہم کو آپ کو استعمال کرنا تھا وہاں تک ہم نے آپ کو استعمال کر لیا، یا در کھیئے کہ اسلام کو استعمال کرنے کے لئے آپ مسلمان نہیں ہوئے ہیں بلکہ اسلام کی خاطر استعمال ہونے کے لئے آپ مسلمان ہوئے ہیں اپنے طمطراق کو دکھلانے کے لئے، نمائش کرنے کے لئے، دنیا میں دکھاوا کرنے کے لئے جو بھی طور طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور جس طرح پیسوں کو فضول خرچی کی وجہ سے برباد کیا جاتا ہے سینکڑوں غریب بچیوں کی کفالت کر کے شادی بیاہ ہو سکتی تھی، اللہ ورسول کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی تھی، مگر وائے افسوس آج امت اس احساس سے خالی ہو کر رہ گئی ہے۔

ایک ذہن اور بنا ہے کہ شادی تو کی جائے، مگر ذرا مالدار گھرانہ دیکھا جائے، کہیں سے جہیز کی آمد ہو جائے، لین دین کا ماحول تک برپا کر دیا جاتا ہے گویا شریعت کا جتنا بھی خون پیا جاسکتا ہے آج مسلمان ایک ساتھ دین دنیا سے باہر نکل کر شریعت کا اتنا خون کرتے ہوئے بھی نہیں شرمارہا ہے، یہ سوچ ہی نہیں رہ گئی کہ ایک دن اللہ کے سامنے ہمیں حساب دینا ہے، ایک ایک چیز کا پرودگار عالم ہم سے حساب لے گا محشر کی گھڑی ہمارے سامنے آنے والی ہے آخرت کے یقین سے خاص طور پر مسلمان اپنے عقیدہ کو اپنے عمل سے اتنا کمزور اور لچر کر چکے ہیں کہ اگر آخرت کا تو تصور ہی ہمارے دل دماغ سے نکل گیا آج ہم کہتے ہیں کہ ہمیں برباد کیا جارہا ہے، ہمارا حق نہیں مل رہا ہے ہم پر ظلم کیا جارہا ہے مگر یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم کس سمت جارہے ہیں؟

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

ہم ذرا دیکھیں تو سہی، اپنا محاسبہ تو کریں ہمیں اسلام نے کہاں کھڑا کیا تھا دنیا کی بھلائی کے لئے ہمیں اسلام نے کھڑا کیا تھا، دنیا سے برائی مٹانے کے لئے ہمیں اسلام نے کھڑا کیا تھا ہم نے خود معاشرہ میں دنیا جہاں کی برائی اور بے حیائی کی گند پیدا کر دی ہے اور ظلم کے ساتھ احساس ظلم بھی ختم ہو گیا ہے، شرم کے ساتھ احساس شرم بھی دفن ہو کر رہ گیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اپنے وجود سے قرآن کریم کی صداقت کا تعارف کرواتے، اپنے وجود سے اعمال صالحہ کا تعارف کرواتے، اپنے وجود سے حسن اخلاق کی کرشمہ سازیاں دنیا کو دکھلاتے، بجائے اس کے آج ان تمام برائیوں، بے حیائیوں، فضول خرچیوں، نمائشوں کا ہم شکار ہو کر رہ گئے ہیں جن کی اسلام کے دامن میں کوئی جگہ نہیں ہے، دنیا ہمیں برباد کر رہی ہے ہمارا جرم کیا ہے، دنیا کے سامنے ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں، دنیا جو ہم پر ظلم کر رہی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ ان کی نگاہ میں ہم مسلمان ہیں دنیا میں تو ہم اس لئے مارے جارہے ہیں کہ ہمیں دنیا نے مسلمان سمجھا، مگر بیہودہ حرکتیں اور گندے عمل کر کے ہم قبر میں جائیں گے تو اس لئے مارے جائیں گے کہ تم زمین پر صرف نام کے مسلمان تھے، سوال یہ ہے کہ یہ سب چیزیں کیوں پیدا ہوئیں؟ اس طرح کی خرافات وبدعات میں لوگ کیوں لگ گئے ہیں؟ نمائشوں میں لوگ کیوں آگئے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ تعلیم وتربیت کی کمی ہمارے معاشرہ میں ہے جس کی وجہ سے یہ بدعتیں یہ خرافات اور یہ رسم ورواج در آئی ہیں، نکاح کے سلسلے میں یا شریعت پر عمل کرنے کے سلسلے میں، یہ ساری برائیاں شریعت پر عمل نہ کرنے کی جو ہمارے معاشرہ میں پیدا ہوئیں یہ ساری برائیاں اسلامی تعلیم وتربیت سے دوری کا نتیجہ ہیں، آج ہم اسلامی تعلیم وتربیت سے بہت دور ہو چکے ہیں، ہم ڈاکٹر بنیں، انجینئر بنیں، سائنٹسٹ بنیں، سیاستداں بنیں، مگر سب سے پہلے دین دار بنیں سب سے پہلے دین کی تعلیم حاصل کریں، سب سے پہلے دین کی تربیت ہمارے یہاں ہو، اگر یہ ساری چیزیں ہوتی ہیں تو ایک انجینئر کے ذریعہ بھی اسلام ظاہر ہوگا، ایک ڈاکٹر کے ذریعہ بھی اسلام پہچانا جائے گا، صرف علماء اور مدرسوں ہی سے اسلام نہیں پہچانا جائے گا بلکہ علماء کے زیر انتظام مدرسوں کے زیر تربیت جو لوگ بھی اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور کر لیں گے وہ سارے لوگ دنیا کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی کام میں ہوں گے، معاشرہ کے کسی بھی نہج پر اپنی زندگی گزار رہے ہوں گے ان کے وجود سے اسلام کی عملی روشنی ضرور پھیلے گی۔

محترم حضرات! نکاح کو آسان بنانے کے لئے ہمیں سنجیدگی سے کوشش کرنی ہوگی، اس سلسلے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ جس نکاح میں فضول خرچی کا

اندیشہ ہو، یا جہاں رسم ورواج انجام پانے والے ہو، وہاں پہلے سے پہنچ کر ہم ان کو فہمائش کریں، اللہ اور اس کے پاک رسول ﷺ کی باتیں سنا کر اگر اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو یقینا مفید ہوگی، اسی طرح جہاں فہمائش اثر انداز نہ ہو یا جہاں سمجھانے کی گنجائش نہ ہو ایسے نکاح میں شرکت نہیں کرنی چاہئے ، اگر کوئی ایسی جگہ جہاں نکاح میں برائی ہورہی ہو، اور کوئی رسم ورواج کا معاملہ انجام پارہا ہو اور ہم موجود ہوں تو ہمیں اس پر نکیر کرنی چاہئے ، اور سلیقہ کے ساتھ خیر کی بات کہہ دینی چاہئے اور یہ بات خاص طور پر سمجھانا چاہئے کہ ایسا کرنا آپ کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور امت کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور اللہ نے آپ کو جو مقام دیا ہے اور دعوت واصلاح وتربیت کا جو کام آپ کے سپرد کیا ہے یہ چیز اس کے بھی خلاف ہے۔

آج آل انڈیا مسلم پرسنل لا بوڈ کی اصلاح معاشرہ کمیٹی سادہ اور مسنون نکاح کے سلسلے میں ایک ملک گیر مہم چلارہی ہے، اس مہم کی ضرورت اس لئے پڑی کہ مسلمانوں نے سنت نبوی سے عملی طور پر انحراف کررکھا ہے اور جب تک مسلمان نبی کریم ﷺ کی سنتوں کے دائرے میں اپنی زندگی نہیں گزارے گا تو یہ شکوہ کرنا بیکار ہے کہ ہم پر ظلم ہورہا ہے، ہم ستائے جارہے ہیں اور ہم مارے جارہے ہیں۔

اس وقت اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ نکاح کو آسان بنانے کی کوشش کو تحریک بنالیا جائے اور تحریک کے ذریعہ اس بات کا اہتمام ہو کہ لوگوں سے یہ برائیاں دور ہوں، اور اسلام کا صاف شفاف نظام نکاح ہر طرف عام ہو، جو ناخوشگواریاں پیش آرہی ہیں وہ کتاب وسنت کے احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے پیش آرہی ہیں، جب زندگی کے ہر مرحلے میں خاص طور پر نکاح کے سلسلے میں سنت وشریعت پر عمل کیا جائے گا تو اس کے بہت اچھے اور خوشگوار نتائج سامنے آئیں گے اور معاشرہ میں ہر طرف بہار ہی بہار دکھائی دے گی ان شاءاللہ۔

☆......☆......☆

منجانب: سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

8788657771